سورۃ بنی اسرائیل

A Review - ایک جائزہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سُبۡحٰنَ الَّذِىۡۤ اَسۡرٰى بِعَبۡدِهٖ لَيۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ اِلَى الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِىۡ بٰرَكۡنَا حَوۡلَهٗ لِنُرِيَهٗ
مِنۡ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ ۝١
وَاٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَجَعَلۡنٰهُ هُدًى لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اَلَّا تَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِىۡ وَكِيۡلًا ؕ ۝٢
ذُرِّيَّةَ مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبۡدًا شَكُوۡرًا ۝٣
وَقَضَيۡنَاۤ اِلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ فِى الۡكِتٰبِ لَتُفۡسِدُنَّ فِى الۡاَرۡضِ مَرَّتَيۡنِ وَلَتَعۡلُنَّ عُلُوًّا كَبِيۡرًا ۝٤
فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ اُوۡلٰٮهُمَا بَعَثۡنَا عَلَيۡكُمۡ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِىۡ بَاۡسٍ شَدِيۡدٍ فَجَاسُوۡا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعۡدًا
مَّفۡعُوۡلًا ۝٥

سُوْرَةُ النَحل

آیات 128

مكية

أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ①

سورت کا مرکزی مضمون: توحید کا اثبات اور شرک کی نفی (اسلام کے بنیادی عقائد یعنی اللہ کی الوہیت، حاکمیت، وحی الٰہی، بعث بعد الموت کا عقیدہ، رسول کی دعوت کو نہ ماننے کے نتائج پر تنبیہ و فہمائش اور حق کی مخالفت پر زجر و توبیخ)

آیات 1 تا 21
توحید (خالقیت، ربوبیت، اور قدرت) کے تکوینی اور عقلی دلائل

آیات 22 تا 34
مشرکین (مستکبرین) کے خلاف فردِ جرم — دنیا و آخرت میں ان کی جزا

آیات 35 تا 40
مشرکین کی بعض گمراہیوں اور باطل نظریات کا تذکرہ اور اُن کی تردید

آیات 41 تا 60
مومنین کو ہجرت کی بشارت و جزا، مشرکین کو ان کی سرکشی پر تہدید و وعید اثباتِ توحید اور تردیدِ شرک کے دلائل

آیات 61 تا 65
نزولِ قرآن کی حکمتوں کی وضاحت مشرکین کو تنبیہ - اللہ کی دی گئی مہلت کا وقت ہرگز آگے پیچھے نہیں ہوتا

آیات 66 تا 83
اثباتِ توحید و آخرت اور شرک کی تردید کے مزید دلائل - اللہ کی بے شمار نعمتوں اور مشرکین کا ان نعمتوں کا کفران

آیات 84 تا 89
مناظرِ قیامت سے مشرکین اور منکرینِ آخرت کو تخویف — رسول کی امت پر دعوت پہنچا دینے کی گواہی

آیات 90 تا 95
ہدایاتِ ربانی - (عدل، احسان، قرابت داری کی ہدایت - بے حیائی، برائی اور ظلم کی ممانعت) - ایفائے عہد کی تاکید

آیات 96 تا 105
حق پہ ثابت قدمی دنیا و آخرت میں بہترین صلے کا باعث، قرآن سے اخذ ہدایت کی راہ میں شیطان رکاوٹ - اس کے شر سے بچو

آیات 106 تا 111
حق کے راہیوں کو صبر و استقامت کی تلقین اسلام سے برگشتہ ہونے والے کو سخت وعید اہل ایمان کو ہجرت کا اشارہ اور اس کا اجر

آیات 112 تا 119
قریشی قیادت کو ایک تمثیل کے ذریعے سے کفرانِ نعمت کی سزا کی تنبیہ توحیدِ حاکمیت - (خود حلال و حرام نہ ٹھہراؤ)

آیات 120 تا 124
سیرت ابراہیمؑ سے توحید اور شکر پر استدلال ابراہیمؑ اپنی ذات میں خود ایک امت قریش کو ابراہیمؑ کے راستے پر چلنے کی ہدایت

اختتامیہ (آیات 125 تا 128): مسلمانوں کو حکمت و موعظت کے ساتھ دعوت کی ہدایت، صبر و استقامت کی تلقین، صبر و استقامت کے حصول کا ذریعہ تعلق باللہ ہے، مکر اور سازشوں سے دل شکستہ نہ ہونے کی ہدایت

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل

- نام - سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ - سورت کے شروع میں بنو اسرائیل کے ساتھ پیش آنے والے دو اہم واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے، آیت ۴ (وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ) سے یہ نام لیا گیا ہے اور دیگر سورتوں کی طرح یہ بھی ایک علامتی نام ہے سورت کا مرکزی مضمون (اگرچہ سورت کے مضامین میں سے ایک مضمون کے طور پر یہ مذکور ہے)

- اس سورت کا دوسرا مشہور نام " سُوْرَةُ اِسْرَاءُ " ہے، اسراء کے معنی ہیں رات کے وقت لے جانا چونکہ اس سورت میں حضور ﷺ کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے جانے کا تذکرہ ہے

- اس سورت کا ایک نام سورۃ سُبْحَان بھی ہے، جو سورت کے پہلے لفظ سے لیا گیا ہے

- سورت کا حجم : سورت کی آیات کی تعداد 111 ہے اور اس میں 12 رکوع ہیں

- زمانۂ نزول - اس سورت کی پہلی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت اس وقت نازل ہوئی ہے جب معراج کا واقعہ پیش آ چکا تھا، مشہور روایات کے مطابق معراج کا واقعہ سن 12 نبوی میں پیش آیا، اس لحاظ سے یہ سورت مکی دور کے اخیر زمانہ میں نازل ہوئی

- ترتیب تلاوت (مصحف) کے اعتبار سے یہ قرآن کریم کی 17 ویں سورت ہے اور ترتیب نزول کے اعتبار سے 50 ویں سورت

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل کاربط

سُوْرَةُ بَنِی اِسْرَائِیْل کاسابقہ سورت سُوْرَةُ النَّحْل سے ربط:

- سورۃ النحل میں ہجرتِ مدینہ کی پیش گوئی کی گئی ہے اور ہجرت کی فضیلت کا ذکر بھی (آیات ۴۱ اور ۱۱۰)۔ سورۃ بنی اسرائیل میں باقاعدہ طور پر ہجرت کی دعا سکھائی گئی ہے (آیات ۸۱-۸۰)
- دونوں سورتوں کا باہمی تعلق اجمال اور تفصیل کا ہے۔ سورۃ النحل میں جو چیزیں اشارات کی صورت میں ہیں، سورۃ بنی اسرائیل میں ان کو بالکل واضح کر دیا ہے۔
- سورۃ بنی اسرائیل میں ہجرتِ مدینہ کے بعد، اسلامی حکومت کے قیام کی بشارت بھی ہے اور اس کے بنیادی اصولوں کی وضاحت بھی- اس میں تورات کے احکام عشرہ کی طرح، امتِ مسلمہ کو احکامات دیئے گئے تاکہ ایک اسلامی معاشرے اور ریاست کی بنیاد رکھی جا سکے

سُوْرَةُ بَنِی اِسْرَائِیْل کااگلی سورت سُوْرَةُ الْکَهْف سے ربط :

- سورۃ الکھف میں بتایا گیا ہے کہ نزولِ قرآن کے مقاصد میں سے ایک مقصد بنی اسرائیل کے اہلِ کتاب کو متنبہ اور خبردار کرنا ہے کہ انہوں نے اللہ کے لیے اولاد تجویز کر لی ہے (وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ، اور اُن لوگوں کو ڈرا دے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا ہے)، یہاں سورۃ بنی اسرائیل میں ان کے عروج و زوال کی مختصر روداد بیان کی گئی ہے

سُوْرَةُ بَنِىْ اِسْرَآئِيْل

سُوْرَةُ بَنِى اِسْرَائِيْل کامرکزی مضمون

سورت کامرکزی مضمون، قرآنِ کریم پرایمان کی دعوت-اوراس لحاظ سے انسانیت کواللہ کی طرف سے عطاکردہ رہنمائی اور ذمہ داری کے گرد گھومتاہے —جسے "دین حقِ اوراس کے تقاضوں کاتذکرہ " کہہ سکتے ہیں

- اس مرکزی مضمون کو سورت میں جن ذیلی مضامین سے بیان کیاگیاہے وہ ذیل میں ہیں:

1. بنی اسرائیل کے عروج وزوال کی مختصر تاریخ بتا کر انہیں (اور مشرکین کو بھی) اسلام کی دعوت (دین، حق کی شکل میں آگیا ہے)
2. دینِ حق کے تقاضے —انسان کی کامیابی اور ہلاکت کے اصول
3. اسلامی معاشرے اور اسلامی ریاست کے بنیادی اصول (انسانی سعادت، شقاوت اور فلاح و خسران کا دارومدار کن چیزوں پر)؟
4. مشرکینِ مکہ کے ساتھ کشمکش - (ان کے عقائد کی تردید اور ان کے اعتراضات کے جواب)
5. نوعِ انسانی کی تکریم اور فضیلت
6. نبی کریم ﷺ کی مکہ سے بے دخلی کے منصوبوں کی ناکامی کی بشارت - (ایسا کرنے پر خود قریش، مکہ میں زیادہ دیر نہ ٹھہر سکیں گے)
7. عظمتِ قرآن اور اس کی تاثیر (یہ زندہ معجزہ ہے —حسی معجزوں کا مطالبہ بے معنی)
8. مخالفتوں اور مشکلات کے طوفانوں میں دین پر استقامت اور اللہ پر توکل کی تلقین-

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل کی خصوصیات

- سورت کا آغاز تسبیح الٰہی سے ہوتا ہے اور اختتام اللہ کی حمد پر ہوتا ہے۔
- سورت میں متفرق موضوعات ہیں لیکن سب سے بڑا موضوع اسلامی نظریہ حیات اور عقیدۂ توحید ہے
- قرآنِ مجید کی خصوصیات اور فضائل پر متفرق طور پر دس آیات آئی ہیں اس سورت میں
- اس سورت میں " اِسْتِفْزَاز " کا لفظ تین مرتبہ استعمال ہوا ہے، جس کے معنی ہیں زمین سے بے دخل کرنا اور جڑ سے اکھاڑ پھینکنا۔ یہ لفظ ایک مرتبہ شیطان کے لیے (کہ وہ انسانوں کو اللہ کی اطاعت سے بیدخل کرنے کی کوشش کرتا ہے)، ایک مرتبہ فرعون کے لیے کہ وہ مصر کی سرزمین سے بنی اسرائیل کو بے دخل (uproot) کرنا چاہتا تھا۔ تیسری مرتبہ یہ لفظ قریشِ مکہ کے لیے استعمال ہوا جب وہ نبی کریم ﷺ کو مکہ سے بے دخل کرنے کی سازشیں کر رہے تھے، انہیں یہاں خبردار کیا گیا کہ اگر انھوں نے ایسا کیا تو اُن کے دن بھی گن دیئے جائیں گے (قرآن کریم کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہو کر رہی)
- اس سورت میں بنی اسرائیل کے خلاف فردِ جرم بھی ہے اور انہیں اسلام کی دعوت بھی دی گئ ہے
- اس سورت میں اخلاق و تمدن کے وہ اہم اصول بیان کیے گئے ہیں جن پر زندگی کے نظام کو قائم کرنا دعوت محمدی کے پیش نظر تھا گویا یہ اسلام کا منشور تھا جو اسلامی ریاست کے قیام سے ایک سال پہلے اہل عرب کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ اس میں واضح طور پر بتا دیا گیا کہ یہ خاکہ ہے جس پر محمد (ﷺ) اپنے ملک کی اور پھر پوری انسانیت کی زندگی کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔
- عقائد، اخلاق اور معاشرت میں رہنمائی کے حوالے سے یہ ایک جامع اور کامل سورت ہے

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل

- " كان النَّبيُّ صلَّى اللهُ علَيْه وسلَّم لا يَنامُ على فِراشِه حتَّى يقرأ بَني إسرائيلَ ، والزُّمَرِ" (الراوي : عائشة أم المؤمنين – صحيح الترمذي) و السنن الكبرى للنسائي، وأحمد -
- حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہافرماتی ہیں ”نبی کریم ﷺ اس وقت تک اپنے بستر پر نیند نہیں فرماتے تھے جب تک سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زُمر کی تلاوت نہ کرلیں
- سیدنا عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ کہف، سورۃ مریم، سورۃ طہ اور سورۃ انبیاء یہ ابتدائی اور نہایت فصیح وبلیغ سورتیں ہیں۔ [بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ بنی إسرائیل]
- حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف اور سورۂ مریم فصاحت و بلاغت میں انتہائی کمال کو پہنچی ہوئی ہیں اور ایک عرصہ ہوا کہ میں نے انہیں زبانی یاد کرلیا تھا۔ (بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ بنی اسرائیل)

سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل

اس سورت میں بے شمار اخلاقی، معاشرتی، تمدنی، اورا قتصادی تعلیمات محض انفرادی ہدایات نہیں ہیں، بلکہ یہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام ہمہ گیر، تمام انسانی زندگی پہ محیط ایک نظام ہو گا جس کی بنیاد یہ عظیم تعلیمات اور اصول ہیں جو اسلامی نظام حیات کی نقشہ گری کرتے ہیں اور انہی پر انسانی زندگی کی تعمیر ہو گی

مطالعہ سُوْرَةُ بَنِىْ اِسْرَآئِيْل

- 111 آیات
- 12 رکوع
- 12 قرآن کلاسز
- 8 موضوعات پر ضمیمے (بنی اسرائیل کا عروج وزوال، بنی اسرائیل کے دو فساد، والدین کے حقوق۔ صلہ رحمی (قطعہ رحمی)، سورۃ بنی اسرائیل میں 14 عظیم احکامات، فضیلتِ انبیاء ورُسل، شیطان کی تلبیس، انسان کی تکریم وفضیلت - (قرآنی نقطۂ نظر سے)، قرآنی اعجاز (کے 15 پہلو)، قلب ، فواد اور صدر کے فرق کی وضاحت
- کل فعل (verbs) ~ 411

X	IX	VIII	VII	VI	V	IV	III	II	I
استفعال	افعلال	افتعال	انفعال	تفاعل	تفعّل	افعال	مفاعلہ	تفعیل	ثلاثی مجرد
6	0	17	0	0	2	71	3	31	~ 282

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل

سورۃ بنی اسرائیل جو مکہ میں ہجرت مدینہ سے قبل نازل ہوئی۔ میں اسلامی نظام کے مختلف پہلوؤں کو ایک فریم ورک کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جس میں عقیدہ، عدل، معیشت، تعلیم، اخلاقیات، اور بین الاقوامی تعلقات جیسے تمام اہم نکات شامل ہیں۔ یہ سورت اسلامی ریاست کے اصولوں کو واضح کرتی ہے اور امت مسلمہ کے لیے ایک رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

عقیدۂ توحید

اسلامی نظام حیات کا بنیادی ستون۔ توحید اور اللہ کی حاکمیت کو اجاگر کیا گیا جو اسلامی ریاست کے نظریاتی اور سیاسی ڈھانچے کی بنیاد ہے

آیات
3, 22,23, 42, 44, 49,50,56

عدل وانصاف

سماجی اور قانونی نظام

وعدوں کی پاسداری، امانت داری اور انصاف کے اصول بیان کیے گئے ہیں، جو اسلامی عدالتی نظام کا حصہ ہیں

آیات
26, 32, 33,34 35,36,37

حقوق العباد

معاشرتی نظام

اسلامی معاشرتی نظام کے کئ اصول اس سورۃ میں۔ جن میں والدین کے حقوق، یتیموں اور عام لوگوں کے حقوق - کا تحفظ شامل ہے

آیات
23, 24, 26,33 34, 36, 37

اقتصادیات

اقتصادی نظام

معتدل معیشت کا اصول اسراف (فضول خرچی) اور بخل و کنجوسی سے بچنے کی تعلیمات معاشی بدحالی سے بچنے کی ہدایات

آیات
26, 27, 29,34 35

تعلیمی وفکری آزادی

نظامِ تعلیم وتربیت

تعلیم، تدبر، تحقیق، اور فہم وشعور پر زور دیا جو اسلامی نظامِ فکر کا مقصد: جہالت، تعصب، اور اندھی تقلید سے نجات کے لیے ضروری

آیات
9, 36,81, 85

بین الاقوامی نظام

بین الاقوامی تعلقات

اسلامی نظام کو نافذ کرنے کے لیے جدوجہد (جہاد) اور دوسری قوموں کے ساتھ عدل وانصاف پر مبنی تعلقات کی ہدایات

آیات
4-8,16-17, 34-35,53,81

اخلاقی نظام

اخلاقی نظام کی بنیادیں

ذاتی کردار کی پاکیزگی، سچائی اور دیانت داری، عدل وانصاف، زنا اور فحاشی سے اجتناب، والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک

آیات
23-24, 26-29 32-36

سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْل

توحید (اعتقادات)

1. عبادت صرف اللہ کے لیے ہے (17:23)
2. کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے (17:44)
3. شرک کرنے والا ذلیل و خوار ہو جاتا ہے (17:22)
4. اللہ کے سوا کوئی نفع و نقصان کا مالک نہیں (17:56)
5. اللہ ہر چیز کو دوبارہ زندہ کر سکتا ہے (50-17:49)
6. آسمان و زمین کا خالق صرف اللہ ہے (17:42)
7. باطل معبود بے بس ہیں (17:3)

عدل و انصاف (سماجی اور قانونی نظام)

1. وعدے کی پاسداری اور انصاف (17:34)
2. ناپ تول میں انصاف (17:35)
3. قتلِ ناحق کی ممانعت (17:33)
4. والدین، رشتہ داروں، مساکین اور مسافروں کے حقوق (17:26)
5. زنا اور بے حیائی کی ممانعت (17:32)
6. یتیموں کے مال میں خیانت نہ کرنے کا حکم (17:34)
7. کسی بات پر بغیر تحقیق کے یقین نہ کرنے کا اصول (17:36)
8. تکبر اور غرور کی مذمت (17:37)

حقوق العباد (معاشرتی نظام)

1. والدین کے حقوق اور حسن سلوک کا حکم (17:23)
2. رشتہ داروں، مساکین اور مسافروں کے حقوق (17:26)
3. فضول خرچی اور اسراف کی ممانعت (17:27)
4. یتیموں کے حقوق اور ان کے مال میں خیانت سے اجتناب (17:34)
5. وعدے کی پاسداری (17:34)
6. ناپ تول میں انصاف (17:35)
7. قتل ناحق کی ممانعت (17:33)
8. زنا اور فحاشی سے اجتناب (17:32)
9. کسی بات پر بغیر تحقیق یقین نہ کرنے کا حکم (17:36)
10. تکبر اور غرور سے اجتناب (17:37)

اقتصادیات (اقتصادی نظام)

1. رشتہ داروں، مساکین اور مسافروں کے مالی حقوق (17:26)
2. فضول خرچی (اسراف) کی ممانعت (17:27)
3. کنجوسی اور بخل سے اجتناب (17:29)
4. یتیموں کے مال میں خیانت کی ممانعت (17:34)
5. ناپ تول میں انصاف کا حکم (17:35)

سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل

نظامِ تعلیم و تربیت

1. تحقیق اور بغیر علم کے کسی بات کی پیروی نہ کرنے کا حکم(17:36)
2. قرآن کو غور و فکر اور تدبر کے ساتھ پڑھنے کی ترغیب(17:9)
3. اللہ کے دیے ہوئے علم کی قدر کرنے کا بیان(17:85)
4. . سچائی اور علم کے ذریعے ہدایت کی طرف رہنمائی(17:81)
5. اللہ کے دیے گئے علم اور انسان کی محدود عقل کا ذکر(17:85)

بین الاقوامی تعلقات

1. معاہدوں اور وعدوں کی پاسداری کا حکم(17:34)
2. عدل و انصاف کا عمومی اصول (بین الاقوامی تعلقات پر بھی لاگو ہوتا ہے)-(17:35)
3. ظلم و فساد سے اجتناب اور عدل کا قیام (17:53)
4. . حق اور باطل کی کشمکش، بین الاقوامی سطح پر اسلام کی برتری(17:81)
5. اللہ کی زمین پر فساد نہ پھیلانے کی ہدایت(8-17:4)
6. دیگر اقوام کے عروج و زوال کا ذکر، اور ان سے عبرت حاصل کرنے کی تلقین(17:16)

اخلاقی نظام (اخلاقی نظام کی بنیادیں)

1. والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم (17:23)
2. رشتہ داروں، مساکین اور مسافروں کے حقوق(17:26)
3. فضول خرچی (اسراف) کی ممانعت(17:27)
4. کنجوسی اور بخل سے اجتناب(17:29)
5. . وعدے کی پاسداری اور سچائی کا حکم (17:34)
6. ناپ تول میں انصاف کا حکم(17:35)
7. قتلِ ناحق کی ممانعت(17:33)
8. زنا اور بے حیائی سے اجتناب(17:32)
9. تکبر اور غرور کی مذمت(17:37)

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل - حکمتِ قرآنی

- سورۃ بنی اسرائیل میں قرآنی حکمت کے کئی اہم پہلو اور مباحث بیان کیے گئے ہیں۔ یہ سورت توحید، رسالت، اخلاقیات، بنی اسرائیل کی تاریخ، قیامت، اور قرآن کی عظمت پر روشنی ڈالتی ہے۔ سورت کے حکمتِ قرآنی کے چند اہم پہلو:

توحید اور اللہ کی وحدانیت
- اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کا بیان
- شرک کی مذمت اور اس کے خطرات

بنی اسرائیل کی تاریخ اور ان کے اعمال کے نتائج
- بنی اسرائیل کے دو بڑے فتنوں اور ان کے عروج و زوال سے دعوت پر استدلال
- نافرمانی کے نتائج اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وضاحت

قرآن کی عظمت اور اس کی ہدایت
- قرآن ہدایت، رحمت اور شفا قرار
- قرآن بطورِ معجزہ اور کفار کے اعتراضات
- قرآن کے پیغام سے روگردانی کی سزا
- قرآن کی تدریج کی حکمت
- قرآن کے چیلنج (حقانیت..)
- کامیابی و ہلاکت کے اصول

معراج النبی ﷺ اور اس کی حکمت
- واقعۂ معراج اللہ کی قدرت اور نبی ﷺ کی عظمت کی دلیل
- فتح مکہ، فتح بیت المقدس کی بشارت

اسلامی حکومت اور انصاف کے اصول
- حکومت، عدل، اور معاشرتی نظم و ضبط کے اصول
- مسلمانوں کے لیے قیادت اور انصاف کے معیارات

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل - حکمتِ قرآنی

اخلاقی اور سماجی اصول (انسانی اخلاقیات اور سماجی ذمہ داریاں)

- والدین کی عزت
- رشتے داروں، مسکینوں اور مسافروں کا حق
- فضول خرچی سے اجتناب
- قتلِ ناحق کی ممانعت
- یتیموں کے مال کی حفاظت
- عدل و انصاف پر زور
- وعدہ پورا کرنے کی تاکید

نماز اور ذکر الٰہی کی اہمیت

- نماز قائم کرنے اور اس کی پابندی کے اہتمام کی ہدایت
- قرآنِ کریم، تہجد، اللہ کی حمد و تسبیح، دعا اور تعلق باللہ کی ہدایات

انسان کی فطرت اور اس کی کمزوریاں

- انسان جلد بازی کرنے والا
- اس کے مال و دولت پر غرور کرنے کی عادت
- انسان کے تکبر، خود پسندی، اس کی خود غرضی، دنیاوی اغراض کی محبت کا ذکر

دعوتِ دین اور صبر

- دعوتِ دین کی ذمہ داری (اور اس کی اہمیت کی وضاحت)
- دعوتِ دین کی راہ میں مشکلات کو ہونا یقینی- ان پر صبر کی تلقین
- دعوتِ دین میں مسلسل صبر، حکمت اور بہترین طریقہ اختیار کرنا ضروری
- دعوتِ دین میں — اللہ کی مدد پر بھروسہ اور کامل توکل
- دعوتِ دین کی مخالفت میں مسلسل ثابت قدمی

سورۃ بنی اسرائیل پر تدبر

سورۃ الاسراء پر غور کرنے سے گہری بصیرت حاصل ہوتی ہے:

- **انبیاء کی میراث**: یہ سورۃ مختلف انبیاکے ذریعے الٰہی ہدایت کے تسلسل پر زور دیتی ہے، ان کے پیغام کی وحدت کو نمایاں کرتی ہے اور نبی اکرم ﷺ کے مرکزی کردار کو اجاگر کرتی ہے۔
- **اسراو معراج کا معجزہ**: اس معجزے پر غور کرنے سے اللہ کی لامحدود قدرت کا ادراک ہوتا ہے اور غیر معمولی واقعات کی یاددہانی
- **نماز کی اہمیت**: سورۃ میں نماز کی تاکید اور اسے اللہ سے گہرا تعلق قائم کرنے کا ذریعہ قرار دینے سے اس اہمیت کا اظہار
- **اختیار و انتخاب کے نتائج**: یہ سورۃ خبردار کرنے اور خوشخبری دینے کے ذریعے فرد کے انتخاب کے نتائج پر غور کرنے کی دعوت دیتی ہے، اور اعمال کو الٰہی ہدایت کے مطابق ڈھالنے کی اہمیت کو نمایاں کرتی ہے
- **توحید کے اثبات اور شرک کی نفی**: سورت میں توحید کی دعوت پر تکرار، وحدانیت کا اثبات اور شرک کا انکار
- **اللہ کی رضا کے آگے سر تسلیم خم کرنا**: سورۃ میں اللہ کے احکامات کے مکمل اطاعت کی ترغیب، جس سے بندگی اور فرماں برداری کی ذہنیت پیدا ہوتی ہے۔ مؤمنوں کو اللہ کی حکمت پر بھروسا رکھنے کی تلقین (خصوصاً آزمائش کے مواقع پر)
- **قدرتی نشانیوں پر غور و فکر**: مخلوق میں اللہ کی نشانیوں پر غور کرنے کی ترغیب تاکہ خالق کی عظیم تخلیق پر شکر گزاری کا احساس پیدا ہو۔
- سورۃ الاسراء کے ان نکات پر غور کرنا ایمان کو مضبوط کرتا ہے، اللہ سے تعلق کو گہرا کرتا ہے، اور ایک بامقصد اور شعوری طرزِ زندگی کی ترغیب دیتا ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل کے پیغام کو عملی زندگی میں کیسے اپنائیں؟

- **نماز کی پابندی**: روزانہ پانچ وقت کی نمازوں کی پابندی کریں، اور انہیں اللہ سے ایک مضبوط روحانی تعلق کا ذریعہ بنائیں
- **انبیاء ورُسل کی زندگیوں سے رہنمائی** : نبی اکرم ﷺ اور دیگر انبیا ورُسل کی زندگی پر غور کریں، ان کی ثابت قدمی اور لگن سے حوصلہ حاصل کریں
- **واقعۂ معراج پر غور و فکر**: نبی اکرم ﷺ کے معجزاتی سفرِ معراج (اسراء و معراج) کی گہری اہمیت اور اس سے حاصل ہونے والے اسباق پر غور و فکر کریں (اللہ کی لامحدود قدرت کا اظہار، نماز کی اہمیت، ایمان کی آزمائش، روحانی ترقی اور اللہ سے قربت حاصل کرنے کے لیے تقویٰ، عبادت اور اطاعت، اللہ کی رحمت اور نبی ﷺ کا خصوصی مقام.....)
- **اطاعتِ الٰہی کی عادت ڈالیں**: اللہ کے احکامات کی مکمل اطاعت کے لیے ذہن کو تیار کریں اور اپنے اعمال کو قرآن میں بیان کردہ اخلاقی اصولوں کے مطابق ڈھالیں
- **سوچ سمجھ کر فیصلے کریں**: اپنے فیصلوں کے نتائج پر غور کریں، چاہے وہ دنیاوی ہوں یا آخرت سے متعلق، اور الٰہی تعلیمات کی روشنی میں دانشمندانہ فیصلے کرنے کی عادت اپنائیں۔
- **توحید کو اپنائیں**: اللہ کی وحدانیت پر یقین کو مضبوط کریں، ہر قسم کے شرک سے بچیں، اور روزمرہ کے خیالات اور اعمال میں توحید کی اہمیت کو اجاگر کریں۔
- **اللہ پر بھروسا کریں**: خاص طور پر آزمائش کے لمحات میں، اللہ کی حکمت پر بھروسا رکھیں اور اسے بہترین منصوبہ ساز تسلیم کریں

سورۃ بنی اسرائیل کے پیغام کو عملی زندگی میں کیسے اپنائیں؟

- **بہترین اخلاقی اصولوں کو اپنائیں** : سورت میں جن بہترین اخلاقی اصولوں کو بیان کیا گیا ہے، انہیں ذاتی زندگی کا حصہ بنائیں (جیسا کہ دیانت داری اور سچائی، احترام اور حُسنِ سلوک، صبر اور تحمل، خود احتسابی....

اور اجتماعی زندگی میں عدل و انصاف، ہمدردی اور تعاون، اجتماعی بھلائی میں کردار ادا کرنے اور اس طرح کے نظام کو اپنانے، کھڑا کرنے یا نافذ کرنے میں تعاون اور جدوجہد کریں)

- **قرآنی ہدایت کو سیکھنے کا سفر جاری رکھیں** : قرآن کی تعلیمات پر مسلسل غور و فکر کریں، حکمت اور بصیرت حاصل کریں، اور انہیں عملی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش کریں

(قرآن پاک صرف ایک مقدس کتاب ہی نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس ہدایت کو سیکھنے اور سمجھنے کا سفر ایک مسلسل عمل ہے، جس کے کئی پہلو ہیں:

- قرآن کا باقاعدہ مطالعہ - روزانہ قرآن کی تلاوت کا معمول بنائیں
- صرف تلاوت پر اکتفا نہ کریں، بلکہ اس کے معانی اور مفہوم کو بھی سمجھنے کی کوشش کریں
- مستند تفاسیر سے مدد لیں آیات کے سیاق و سباق، تاریخی پس منظر اور ان کے عملی اطلاق کو سمجھا جا سکے (باقاعدہ سیکھیں)
- قرآن کی تعلیمات کو صرف پڑھنے اور سننے تک محدود نہ رکھیں، بلکہ انہیں عملی زندگی میں نافذ کریں
- اپنے اخلاق، معاملات، اور فیصلوں میں قرآنی اصولوں کو شامل کریں
- جو کچھ سیکھیں، اسے دوسروں تک پہنچائیں تاکہ معاشرے میں قرآنی تعلیمات کا فروغ ہو.........

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لَنَا اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ ھُدًی وَّ رَحْمَۃً ، اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنا مِنْہُ مَا نَسِیْنا وَعَلِّمْنا مِنْہُ مَا جَھِلْنا ، وَارْزُقْنا تِلَاوَتَہٗ اٰناءَ الَّیْلِ وَ اٰناءَ النَّھَارِ ، وَاجْعَلْہُ لَنا حُجَّۃً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اٰمِیْن

اے اللہ ہم پر قران کریم (کے توسط) سے رحم فرما اور اسے ہمارے لیئے امام اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا دے اے اللہ اس میں سے جو ہم بھول گئے ہیں وہ ہمیں یاد کرادے اور جو نہیں جانتے وہ ہمیں سکھلادے اور ہمیں توفیق دے کہ دن اور رات کے اوقات میں اسکی تلاوت کریں اور اس (قرآن) کو ہمارے حق میں حجت بنادے آمین۔

سوال

تبصرہ

m.eqbal@gmail.com